سوال

(3) کیا انبیاء علیہ السلام اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء علیہ السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ کیا یہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف؟ مدلل بیان کریں۔

کیا اس روایت کو بیہقی، سبکی، ابن حجر عسقلانی، ہیثمی اور سیوطی وغیرہم نے صحیح قرار دیا ہے۔ (قاری محمد اسماعیل سلفی، جھنگ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت: "الأنبياء أحياء في قبورهم يصلون"

مسند ابی یعلیٰ الموصلی (6/147 ح 3425) اور حیاۃ الانبیاء علیہ السلام للبیہقی (ح 2 من طریق ابی یعلیٰ) میں درج ذیل سند کے ساتھ موجود ہے:

"عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ، عَنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ"

اس سند میں حجاج راوی غیر منسوب ہے، اس کی ولدیت یا نسب معلوم نہیں اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا"

"نكرة: ما روى عنه فيما أعلم سوى مستلم بن سعيد، فأتى بخبر منكر، عنه "

مجہول ہے میرے علم کے مطابق مستلم بن سعید کے علاوہ کسی نے اس سے روایت نہیں کی، پس وہ (مستلم) اس سے منکر خبر لایا ہے۔ (میزان الاعتدال 4601 ت 1727 وقال الذہبی حجاج بن الاسود وہو خطا من الذہبی والصواب حجاج من غیر ابن اسود)

اگر کوئی آدمی حافظ ابن حجر کے حوالے سے کہ کہ حجاج سے مراد حجاج بن ابی زیاد الاسود البصری ہے تو عرض ہے کہ یہ تعین کئی وجہ سے غلط ہے:

1۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بقول ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ:

"من اہل الاستقراء التام فی نقد الرجال" تھے۔(نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر مع شرح الملاعلی قاری ص736)

وہ حجاج بن ابی زیاد الاسود القسملی کو اچھی طرح پہچانتے تھے، جیسا کہ انھوں نے خود فرمایا:

"بصري صدوق وكان من الصلحاء وثقه ابن معين مات سنة بضع وأربعين ومئة" (سیر اعلام النبلاء 767)

معلوم ہوا کہ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حجاج دو ہیں:

اول: ابن ابی زیاد والاسود زق العسل، صدوق۔

دوم:: نامعلوم مجہول۔

2۔ مستلم بن سعید سے اس روایت کی کسی صحیح سند میں حجاج کے بعد "بن الاسود" کی صراحت ثابت نہیں اور حسن بن قتیبہ المدائنی (متروک مجروح، ضعفہ الجمہور) کی جس روایت میں یہ صراحت آئی ہے وہ مردود و باطل ہے۔

حسن بن قتیبہ متروک وھالک کی روایت مسند البزار، الفوائد لتمام الرازی، الکامل لابن عدی، حیاۃ الانبیاء علیہ السلام للبیہقی اور تاریخ دمشق لابن عساکر میں موجود ہے۔ (دیکھئے الصحیحہ للبانی 187،2ج 621)

اگر کوئی کہے کہ تہذیب الکمال میں مستلم بن سعید کے شیوخ میں حجاج بن ابی زیاد الاسود کا ذکر کیا گیا ہے، تو عرض ہے کہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے اختلاف مذکور کے بعد یہ ذکر کرنا قابل حجت ہے۔ جو لوگ حجاج (مجہول) کو ضرور بالضرور ابن الاسود ثابت کرنے پر بضد ہیں، انھیں چاہیے کہ اس کا ثبوت صحیح سند سے پیش کریں۔

فائدہ:۔

المستلم بن سعید، عن الحجاج، عن ثابت، والی روایت اخبار اصفہان لابی نعیم الاصبہانی (2/83) میں موجود ہے، لیکن اس کی سند ضعیف ہے اور الفاظ درج ذیل ہیں:

"الأنبياء أحياء في قبورهم يصلون"

یعنی اس میں "احیاء" کا لفظ ہی نہیں ہے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ مذکورہ عجیب وغریب روایت بلحاظ سند صحیح نہیں، لہذا محمد عباس رضوی بریلوی کا اپنی کتاب "واللہ آپ زندہ ہیں" میں اوراق کے اوراق لکھنا چنداں مفید نہیں ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا اس روایت کو صحیح کہنا ان کی کتاب سے ثابت نہیں اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی نقل منقطع و بے سند ہے۔ خود حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کو صحیح قرار دینا ثابت نہیں اور سبکی کا ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلے میں کوئی مقام نہیں ہے۔

ہیثمی کا اس روایت کے راویوں کو ثقہ قرار دینا حجاج مجہول کی وجہ سے غلط ہے اور سیوطی متاخرین میں سے تھے۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ روایت اصول حدیث واسماء الرجال کی وجہ سے صحیح نہیں اور اس کے تمام شواہد بھی ضعیف و مردود ہیں۔

اس باب میں صرف صحیح مسلم کی وہ حدیث ثابت ہے جس میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (معراج کی رات) موسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔

یہ خاص معجزہ ہے اوراس سے عام استدلال محل نظر ہے۔ واللہ اعلم۔

انبیائے کرام علیہ السلام کی برزخی زندگی (حیاۃ الانبیاء علیہ السلام) کےلیے دیکھئے میری کتاب تحقیقی مقالات (ج1ص19۔26)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔ توحید وسنت کے مسائل- صفحہ18

محدث فتویٰ